رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱؍

جلد ۳ | ۱۷؍ امان ۱۳۲۸ ہش مطابق ۱۷؍ مارچ ۱۹۴۹ء | نمبر ۶۳

سب کمیٹی پاکستان و ہندوستان کمیشن کی آزاد کشمیر میں مصروفیات

منظفر آباد ۱۶؍ مارچ۔ اقوام متحدہ کے پاکستان و ہندوستان کمیشن کی سب کمیٹی نے آج آزاد کشمیر گورنمنٹ کے مختلف شعبوں مثلاً ہائی کورٹ ڈسٹرکٹ کورٹ۔ تھانے ہسپتال اور جیل وغیرہ کا معائنہ کیا۔ ہائی کورٹ میں کمیٹی کے ارکان نے ایک مقدمہ قتل کی کارروائی سنی اور ججوں سے مختلف امور کے متعلق بات چیت کی۔ آزاد کشمیر کے محکمہ دفاع کے سکرٹری نے کمیٹی کو بتایا۔ کہ کن حالات کی وجہ سے کشمیر میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک عوام بغاوت کرنے پر مجبور ہوئے۔

ایک سوال کے جواب میں سیکرٹری امور دفاع نے کہا۔ آزاد کشمیر کی فوج دراصل کسانوں کی فوج ہے۔ جو پیٹ کی خاطر فوج میں بھرتی نہیں ہوئے۔ بلکہ اپنے ننگ و ناموس اور اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے میدان جنگ میں کود رہے ہیں۔ بنیادی طور پر وہ امن پسند افراد ہیں۔

پاکستان و ہندوستان کمیشن کا اجلاس

نئی دہلی ۱۶؍ مارچ۔ اقوام متحدہ کے پاکستان و ہندوستان کمیشن کا اجلاس آج صبح پھر منعقد ہوا۔ کمیشن نے کشمیر کی عارضی صلح کی سرحدوں کا دوسرا حصہ متعین کرنے کے معاملہ پر عام بحث کی۔ کمیشن زیادہ تر عارضی صلح سے پیدا شدہ فوجی مسائل کو سلجھانے کی طرف توجہ ہے۔

اطلاعات کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس ختم ہو گیا

کراچی ۱۶؍ مارچ۔ اطلاعات کے متعلق بین المملکتی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس آج ختم ہو گیا۔ آج شام ہندوستانی وفد نے قائد اعظم کے مزار پر پھول چڑھائے۔ کل ہندوستانی وفد دہلی روانہ ہو جائے گا۔

مشرقی بنگال میں ادبی وظائف

ڈھاکہ ۱۶؍ مارچ۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے چند ادبی وظائف دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ وظائف مشرقی بنگال کے ادیب مسٹر کیقباد۔ مسٹر عبدالکریم اور واجد علی کو دئے جائیں گے۔

ڈھاکہ ۱۶؍ مارچ۔ ڈھاکہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس نے آج قائم مقام گورنر مشرقی بنگال کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ واضح رہے۔ کہ مشرقی بنگال دو ہفتوں کے لئے رخصت پر جا رہے ہیں۔

بغداد میں پاکستانی قونصل خانہ

کوئٹہ ۱۶؍ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان بغداد میں ایک قونصل خانہ قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ خانصاحب ٹی۔ ایچ قریشی کو پاکستان کا پہلا قونصل مقرر کیا جائیگا۔ اس وقت وہ بغداد میں برطانوی وائس قونصل ہیں۔ لیکن قومیت کے اعتبار سے وہ پاکستانی ہیں۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی رہنمائی چودھری محمد ظفر اللہ خاں فرمائیں گے

کراچی ۱۶؍ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا جو اجلاس عنقریب لیک سیکسس میں منعقد ہوگا۔ اس میں پاکستان کے وفد کی راہنمائی چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان فرمائیں گے۔ امید ہے کہ وزیر خارجہ اسی ماہ کے آخر تک لیک سیکسس تشریف لیجائیں گے

۳۱؍ مارچ تک ہندوستانی نوٹ تبدیل کرالئے جائیں

لاہور ۱۶؍ مارچ۔ ایک روپیہ کے ہندوستانی نوٹوں کے سوا ہر مالیت کے ہندوستانی نوٹوں کی پاکستانی نوٹوں کے ساتھ تبادلہ کی میعاد میں ۳۱؍ مارچ ۱۹۴۹ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ تمام ہندوستانی نوٹوں کو مذکورہ تاریخ تک تبدیل کرالیں۔ حسب ذیل دفاتر میں تبادلہ کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی۔

(۱) سٹیٹ بنک آف پاکستان (۲) خزانے اور ماتحت خزانے (۳) پاکستان میں امپیریل بنک کی شاخیں۔ (۴) تمام شیڈولڈ بنک (۵) تمام کو اپریٹو بنک۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۶؍ مارچ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

—— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

محترم نواب عبداللہ خانصاحب کی علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ محترم نواب صاحب کی حالت بدستور وہی ہے۔ جو کل رپورٹ میں آچکی ہے۔ طبیعت چند دن سے ایک ہی حالت پر ہے۔ کوئی ترقی نہیں ہوئی۔ لہذا احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ محترم نواب صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اور حتی الامکان اپنی اپنی جگہوں پر اجتماعی دعاؤں کا بھی انتظام فرما دیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب کا اپریشن

مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب کا اپریشن آج خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن عام حالت کمزور ہے۔ لہذا احباب جماعت سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ مکرم صوفی صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ (خاکسار مرزا منور احمد)

بہاولپور میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کرنیوالوں کی تحقیق کیجائے

پاکستان مسلم لیگ بہاولپور کے کنوینر کی تصریحات

لاہور ۱۶؍ مارچ۔ آج مقامی اخبار نویسوں کی کانفرنس میں پاکستان مسلم لیگ بہاولپور کے متعلق معلومات بہم پہنچاتے ہوئے لیگ کے کنوینر مخدوم زادہ حسن محمود نے کہا۔ ہماری عوامی تحریک عوام کے فائدے کے لئے ہے۔ ہم شرلیت کے نفاذ کا منشور لے کر آئے ہیں۔ آپ نے لیگ کی ابتدائی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہا۔ سب سے پہلی سیاسی جماعت ۱۹۳۲ء میں جمیعۃ المسلمین کے نام سے ریاست بہاولپور میں قائم ہوئی۔ اس کے بعد ۱۹۴۵ء میں ایک مسلم بورڈ کے نام سے سیاسی جماعت معرض وجود میں آئی۔ ۱۹۴۶ء کے جون میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور حبیب الرحمن لدھیانوی نے کانگرس کے ایماء اور تعاون پر انجمن خدام الوطن کے نام پر ایک پارٹی بنائی جواب بھی نام نہاد سٹیٹ لیگ کے صدر و سکرٹری منظر عالم اور محمود کے ساتھ مل کر پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں میں معروف ہے۔

یہ انجمن خدام وطن جواب اپنا نام بہاولپور سٹیٹ مسلم لیگ رکھ چکی ہے۔ عوام میں رفعت مرتضیٰ کانگرس لیگ کے نام سے مشہور ہے۔ اس نے کبھی لیگ یا حضرت قائد اعظم کے نظریات کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا۔ یہ ابھی تک ایک قوم کی بھیوری کی تبلیغ میں کوشاں ہے۔ پاکستانی مسلم لیگ کے ناظم کی واضح ہدایات کے باوجود یہ لوگ اپنی متوازی انجمن قائم کئے ہوئے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان مسلم لیگ بہاولپور میں جلد از جلد اپنی تنظیم کو پھیلانے کا فیصلہ کرے۔ جمیعۃ المسلمین اور مسلم بورڈ کو پاکستان مسلم لیگ بہاولپور میں مدغم کیا جائے۔

پاکستان کے خلاف سٹیٹ مسلم لیگ کے کارکنوں کی ریشہ دوانیوں کی تحقیق کی جائے۔

آپ نے آخر میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ہم نے اصلاحات کو مشروط طور پر منظور کیا ہے۔

(نامہ نگار خصوصی)

جدید نظام کے ایڈیٹر کو سزا

(سٹاف رپورٹر)

لاہور ۱۶؍ مارچ۔ آج ہائیکورٹ فل بنچ نے روزنامہ جدید نظام کے مالک و مدیر حاجی امین الدین صحرائی اور نائب مدیر محمد ایوب صدیقی کو توہین عدالت کے جرم میں ایک ایک ماہ قید اور بالترتیب پانصد اور پچاس روپے جرمانے کی سزا کا حکم سنایا۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ہفتے قید کی مزید سزا بھگتنا ہوگی۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ روزنامہ غازی کے مدیر سید حبیب کو بھی اسی جرم میں ۲۱؍ مارچ کو

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

پرنٹر پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

سابقون الاولون میں شمولیت کی آخری تاریخ ـــــ ۳۱ مارچ

سابقون الاولون میں شامل ہونا آپ کا حق ہے

تحریک جدید کے وعدوں کا بیرونی تبلیغ کے مفاد کے پیش نظر جلد از جلد ادا ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ وعدے کی جلد ادائیگی اور سابقون الاولون میں شمولیت کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں۔ وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں۔ تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہونچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے کو ادا کر دیں۔"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپکا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔"

امید ہے دوست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنے اس حق کو لینے کی پوری کوشش فرمائینگے۔

دفتر وکیل المال ایسے دوستوں کی مکمل فہرست حضرت اقدس کے حضور ۳۱ مارچ کی شام کو دعائے خاص کے لئے پیش کریگا۔

جو دوست سابقون الاولون میں شمولیت کی سعادت اور حضور کی دعائے خاص سے حصّہ لینا چاہیں وہ اپنے وعدے ۳۱ مارچ سے قبل ادا فرما کر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

نائب وکیل المال تحریک جدید

روزنامہ الفضل

۱۸ مارچ ۱۹۴۹ء

مشرق پر مغربی تہذیب کا الحادی اثر

سیکولرزم یا دنیاوی دانشمندی کا نظریہ یہ ہے کہ انسان کو تمام بیرونی اثرات سے آزاد ہو کر محض اپنی عقل کی راہنمائی میں صداقت کے اصول دریافت کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ہم نے ان کالموں میں کئی بار بتایا ہے۔ کہ جدید مغربی علوم کی بنیاد اس اساس پر رکھی گئی ہے۔ اور کہ مغرب میں یہ خیال اس وقت رونما ہوا جب اس کا اسلام سے واسطہ پڑا۔ یورپ کئی صدیوں تک جن کو ازمنہ وسطیٰ کہا جاتا ہے۔ اسقف عیسائیت کے غیر عقلی عقائد کے دام میں گرفتار رہا۔ اس عہد میں مذہب میں آزادی رائے یا عقل گناہ کبیرہ خیال کی جاتی۔ عقل اور مذہب کو حریف سمجھا جاتا۔ اور عیسائیت محض چند وہمی اور غیر عقلی عقائد کا ایک گورکھ دھندا بن کر رہ گئی تھی۔ جتنا کوئی عقیدہ خلاف عقل ہوتا اتنا ہی وہ زیادہ مقدس سمجھا جاتا۔ اس تاریک عہد میں یورپ کے لوگ محض ایک خیالی دنیا میں زندگی بسر کر رہے تھے جس کا حقائق فطرت سے کوئی رشتہ نہ رہا تھا لیکن جب اسپین وغیرہ ممالک میں مغرب کے لوگوں کو اسلامی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ تو وہ بیدار ہو گئے۔ عقیدہ اور عقل میں تصادم ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ احیائے علوم کے ساتھ ساتھ یہ تصادم بڑھتا چلا گیا۔ عقیدہ کی انتہائی سختی کی وجہ سے اس کے خلاف بغاوت نے سر نکالا اور جیسا کہ قاعدہ ہے بغاوت نے انتہائی صورت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ علماء نے اعلان کرنا شروع کر دیا۔ کہ علوم کے ساتھ عقیدہ کا کوئی تعلق نہیں حقائق عالم دریافت کرنے کے لئے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے صرف عقل کی راہنمائی کافی ہے۔ اور اس طرح انہوں نے انسانی زندگی کو صرف مادیت تک محدود کر دیا۔ انہوں نے باقی تمام علوم کی طرح علم الاخلاق کی اساس بھی صرف دنیاوی دانشمندی پر رکھی۔ اور کہا کہ ہمیں اخلاق کے ایسے اصول معلوم کرنے چاہئیں۔ جو ہر قسم کے جبر سے آزاد ہوں۔ جو کسی ایسی ہستی کے مرہون نہ ہوں جو انسان سے بالا ہے اور جو ہر قسم کے تحکم سے مبرا ہوں۔

ان علماء نے انسانی زندگی کا جو اندازہ کیا۔ وہ یہی تھا کہ یہ اس دنیا سے شروع ہوتی ہے۔ اور اسی دنیا میں ختم ہو جاتی ہے۔ اس کا اول تو مابعد الطبعیات سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ اور اگر ہے بھی تو اس زندگی کو باحسن طریق بسر کرنے کے لئے ہمیں اسکو چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں صداقت کی تلاش صرف عقل سے کرنی چاہیئے۔ کسی مابعد الطبیعاتی مؤثر کو مد نظر نہیں رکھنا چاہیئے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جہاں تک عملی سائنس کا تعلق ہے۔ اس نقطہ نظر کا دنیا کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ اور یہ جو ہم نئی نئی ایجادات دیکھتے ہیں۔ یہ اسی نقطۂ نظر کا کرشمہ ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ علمائے مغرب نے اس اصول کو ان حقائق میں بھی مد نظر رکھنے کی کوشش کی۔ جن کو کسی آلہ سے ناپا اور وزن نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ اس پہلو سے بھی ان کی سعی بالکل بے کار اور رائیگاں نہیں گئی۔ کیونکہ اس جدوجہد میں کئی ایسے باریک در باریک حقائق معلوم ہوئے ہیں۔ جو اس کے بغیر شاید پردہ اخفا میں رہتے۔ لیکن اس سے جو نقصان عظیم ہوا۔ وہ یہ ہے کہ انسان کی آنکھ سے وہ بنیاد اوجھل ہو گئی۔ جس پر اصل میں تمام کائنات کی عمارت قائم ہے۔ دانشمندان مغرب نے بے شک نظام عالم کے مادی پہلو کے متعلق بہت سے رازہائے سربستہ دریافت کر لئے۔ لیکن اس شغف میں وہ دانستہ یا نادانستہ الحاد کی آغوش میں چلے گئے۔ اور اب دنیا کے ایک بڑے حصہ کی یہی ذہنیت بن گئی ہے۔ کہ جو کچھ ہے اسی دنیا تک محدود ہے آگے کچھ بھی نہیں۔

اس ذہنیت کا جو نتیجہ ہوا وہ ہمیں صاف نظر آ رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اخلاق کے اصول دریافت کرنے کے عمل میں ہم نے اخلاق کو ہی سرے سے ہلاک کر دیا ہے۔ اور سمجھنے لگے ہیں۔ کہ زندگی کا بہترین اصول صرف خود غرضی ہے۔ مقصد حیات صرف اس قدر ہے کہ انسان اپنے آرام کے لئے ملکی قانون کی گرفت سے محفوظ رہ کر جو چاہے کرے اور جس طرح چاہے اپنی خواہشات پوری کر لے۔ اس وقت مغرب میں جتنی بھی تحریکیں رونما ہوئی ہیں۔ وہ اسی نقطۂ نظر سے ہوئی ہیں ان کے پیش نظر صرف دنیا کا آرام اور دنیا کے ساز و سامان ہی ہیں۔

مغربی تہذیب کا تقاضا آج صرف یہی ہے کہ انسانی زندگی کو اس درجہ پر مستحکم کر دے۔ جس کو ہم نے عقلی درجہ کے نام سے موسوم کیا تھا۔ اور جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی جذباتی طاقتوں کو ایسے نظام سے استعمال کرے۔ کہ وہ صرف اپنی ذات کے لئے مفید ہوں۔ اس تہذیب نے ایک نفس نفسی کا عالم پیدا کر دیا ہے موجودہ انسان جو کچھ سوچتا ہے یا کرتا ہے۔ وہ صرف اسی نقطہ نظر سے کرتا ہے۔ کہ اس کا اپنی ذات کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ وہ اجتماعی زندگی کے اصولوں کی پابندی بھی صرف اس لئے کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی ذات خاص پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ وہ دنیا کے تمام ساز و سامان صرف اپنی ذات کے لئے وقف کر لینا چاہتا ہے۔ وہ اتنی دنیاوی طاقت سمیٹ لینا چاہتا ہے۔ کہ ملکی قانون یا اور کوئی مادی طاقت اس کی مادی زندگی کو ضرر کی حد تک نہ چھو سکے۔ وہ کسی سے اگر رواداری کا سلوک کرتا ہے۔ تو اس لئے کہ اس طرح وہ اپنی ذات کے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اگر کسی سے معاہدہ پورا کرتا ہے۔ تو محض اس لئے کہ وہ معاہدہ توڑنے میں اپنا نقصان دیکھتا ہے۔ یہ ذاتی منفعت کا اصول طبیعتوں میں اس قدر جاگزین ہو گیا ہے کہ اخلاقی اصول تو کیا مذہبی عقائد بھی اس لئے رکھے جاتے ہیں۔ کہ اس طرح ذاتی فائدہ پہنچنے کی زیادہ امید ہوتی ہے۔

مغرب کی اس آزاد خیالی کا اثر مغرب پر تو جو کچھ ہوا سو ہوا لیکن اس نے مشرق میں تو بالکل ایک نرالی صورت اختیار کر لی ہے۔ مشرق کی مادی سامانوں میں مقابلۃً کمزوری نے اسکو بالکل بوکھلا دیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو مانتا ہوا بھی اسکو نہیں مانتا۔ اخلاقی اصولوں کی پابندی کرتا ہوا بھی ان کی پابندی نہیں کرتا۔ مذہبی عقائد پر قائم رہتا ہوا بھی ان پر قائم نہیں رہتا وہ قرآن کریم یا کسی مذہبی کتاب کا مطالعہ اسلئے نہیں کرتا۔ کہ وہ اس سے اخلاق عالیہ کی تربیت کرنے کے اصول سیکھے۔ اور اسکی راہنمائی میں اپنی زندگی کے اخلاقی معیار کو بلند کرنے کے لئے راہنمائی پائے۔ بلکہ اس لئے کہ اسکو اپنی نفسانیت کا محافظ یا پہرہ دار بنا سکے وہ ان ہدایات کو جو کتب مقدسہ میں صحیح زندگی گزارنے کے لئے بیان ہوئی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کے لئے نہیں اٹھاتا۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ان سے بوقت ضرورت ذاتی انتفاع کے لئے کام لے سکے۔ اور دوسروں کو اس دھوکہ میں رکھ سکے۔ کہ وہ اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ اخلاق کو اخلاق کے لئے چاہتا ہے۔

مشرق میں یہ حالت اس لئے پیدا ہو گئی ہے۔ کہ وہ نیا نیا اس دنیا میں داخل ہوا ہے۔ ابھی اس میں وہ پختگی پیدا نہیں ہوئی۔ جس سے خود اعتمادی کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ اگرچہ اسکے اعمال اسکی چغلی کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہر شخص اپنے آپ کو فنی حد تک چالاک اور ہوشیار سمجھ کر دوسروں کو فریب میں رکھنا مصلحت اندیشی خیال کرتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مشرق میں یہ بات بھی مغرب ہی سے آئی ہے۔ لیکن چونکہ ابھی مشرق اس امر میں نومشق ہے۔ اس لئے وہ عجیب بدحواسیوں کا شکار ہے۔

الغرض مغربی تہذیب کا الحادی اثر مشرق پر بھی خاصہ پڑا ہے۔ اسکے وہی بلکہ اس سے بھی بدتر نتائج یہاں بھی رونما ہونے والے ہیں انتہائی مادہ پرستی یعنی سرمایہ داری اور اشتراکیت دونوں الحاد ہی کی گود میں پرورش یافتہ ہیں۔ اور ان کا تصادم نہ صرف مغرب کو بلکہ اب تو زیادہ تر مشرق کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب دنیا کی ہستی ایٹم بم یا اس سے بھی زیادہ خطرناک جنگی ایجادات کے رحم پر رہ گئی ہے نہ معلوم مابعد الطبیعیات کے عقائد سے آزاد انسان کب اس طاقت کو جواز تباہ کاری دے دے۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ لمحہ دانایان عالم کے لئے انتہائی لمحہ فکریہ نہیں ہے۔ سیکولرزم کا نتیجہ اپنی پوری بھیانک شکل میں ہمارے سامنے مجسم ہو کر کھڑا ہو گیا ہے۔ ہم اس ہمہ تن دہشت و خوف کے عفریت کا نہایت قریب سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ آخر ہمیں کیا کرنا ہے؟

بے شک عیسائیت کے وہمی اور خیالی بعید از عقل عقائد کی وجہ سے کبھی دنیا تباہی کے قریب ہو گئی تھی۔ لیکن اب اسکی ضد میں سیکولرزم کا جو طوفان بپا ہوا ہے۔ اس نے تو اور بھی تباہی کے گہرے غار کے کنارے پر دنیا کو کھڑا کر دیا ہے۔ کیا ان دونوں کے درمیان کوئی راستہ نہیں ہے؟ کیا کوئی ایسا لائحہ عمل نہیں ہے۔ جس کو اختیار کر کے دنیا افراط تفریط کی تباہ کن زد سے محفوظ ہو جائے کیوں نہیں ایسا وسطی لائحہ عمل ہمارے پاس موجود ہے۔ وہ لائحہ عمل اسلام ہے۔ جس کا خود دعویٰ ہے۔

وکذالک جعلنا کم امۃ وسطاً

مزاح یا استہزا؟

اپنی ایک حالیہ اشاعت میں معاصر "احسان" نے مطائبات کے کالموں میں ایک خبر کی غلط عبارت کے متعلق جو الفضل میں شائع ہوئی مزاح کا رنگ جمانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہمیں اس پر تعجب نہیں کہ مطائبات مسخرہ اور استہزا کیوں بن گئے ہیں۔ کیونکہ ہمیں جہاں گشت صاحب سے ذاتی تعارف حاصل ہے اور ہم ان کی طرز نگارش کو خوب پہچانتے۔ اور ان کی خرمنی پرداز اور عزائم کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ ہمیں تعجب تو یہ ہے۔ کہ یہ چیز معاصر کے قابل رئیس التحریر کی نظر سے کس طرح بچ نکلی ہے۔ ورنہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم

ہمبرگ ریڈیو پر احمدی مبلغین کی تقاریر

رپورٹ کارگزاری ہمبرگ مشن بابت ماہ فروری ۱۹۴۹ء

از مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ انچارج جرمن مشن ہمبرگ

قیام مشن

آج کل کی مادی دنیا خدا تعالیٰ سے اتنی بیگانہ ہو چکی ہے۔ کہ اس کے لئے مذہب سے وابستگی ایک افسانہ بن کر رہ گئی ہے۔ یورپ میں دہریت اور لامذہبیت کا جال تیزی سے پھیلتا ہوا نظر آرہا ہے یاجوج ماجوج کی طاغوتی طاقتیں نور ایمان اور سعادت عرفان سے تہی دست ہو کر ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ دنیا میں پیش کر رہی ہیں۔ ان حالات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات اور پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھ کر ہمارے دل تشکر و امتنان کے جذبات سے معمور ہیں۔ حضور کا الہام "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا" پوری آب و تاب کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی

"نئی زمین ہو گی اور نیا آسمان ہو گا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا" تذکرہ صفحہ ۲۸۹ پوری شان و شوکت کے ساتھ پوری ہو کر ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث بن رہی ہے۔

جرمنی میں قیام مشن کے ساتھ تبلیغ یورپ کی مہم میں ایک نیا باب کھلتا ہے۔ ہم شروع سال ۱۹۴۷ء سے جرمنی میں قیام مشن کی کوشش کر رہے تھے۔ لیکن جرمنی کے ناگفتہ بہ حالات کی وجہ سے ہمیں گورنمنٹ کی طرف سے حصول اجازت کے سلسلہ میں طرح طرح کی مشکلات کا سامنا رہا۔ کوشش بہرحال جاری رہی۔ آخر برادرم مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لندن کی مساعی جمیلہ کے نتیجے میں جون ۱۹۴۸ء سے ہمیں لگا ہے بگاہے چند ایام کے لئے احباب جماعت کی تربیت کے لئے ہمبرگ آنے کی اجازت مل گئی۔ اس اجازت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے برادرم شیخ ناصر احمد صاحب دو دفعہ اور برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر ایک دفعہ ہمبرگ تشریف لائے اور اس طرح ان کی کوششوں کی وجہ سے تبلیغی اور تربیتی سرگرمیوں میں معتدبہ اضافہ ہؤا اسوقت تک جماعت ہمبرگ کی تعداد پندرہ افراد تک پہنچ چکی تھی۔ آخر جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر مستقل قیام مشن کی ضرورت شدت سے محسوس کی گئی اور ۳۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس عاجز کو فوری طور پر ہمبرگ پہنچکر رہائش اور قیام مشن کا انتظام کرنے کا ارشاد موصول ہؤا۔ خاکسار نے خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پیارے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں اسی دن سے کوشش شروع کر دی ہالینڈ میں فارن آفس لندن کی معرفت مجھے ایک ماہ کا ویزا دستیاب ہؤا۔ چنانچہ خاکسار ابتدائی امور کی سرانجام دہی کے بعد ۱۳ جنوری کو ہمبرگ پہنچ گیا یہاں پہنچ کر رہائش کے لئے تگ و دو شروع کی۔ رہائش کا سوال یہاں کے موجودہ حالات کے پیش نظر نہایت ہی پیچیدہ امر تھا۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس بارہ میں مشکلات کو دور فرما دیا اور رہائش کا انتظام ہو گیا۔ اس انتظام کے لئے German Housing Board سے کمرہ کرایہ پر لینے کی اجازت ضروری تھی۔ اس بارہ میں کئی روز تگ و دو کرنی پڑی۔ اس سلسلہ میں یہاں کے برطانوی قونصل سے پانچ دفعہ ملاقات۔ اسی طرح Housing Board کے افسران سے متعدد ملاقاتیں کیں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مرحلہ بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہؤا۔ پھر ویزا کی توسیع کا سوال درپیش تھا۔ دس بارہ دن میں یہاں کی طرح کی گورنمنٹ کے Religions Affairs کے انچارج مسٹر EAST-Wood سے سات دفعہ ملاقات کی اور قیام مشن کی ضرورت کو مختلف ذرائع سے ان پر واضح کیا۔ اس دوران میں برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب لندن میں اخلاص تن دہی اور پوری سرگرمی کے ساتھ فارن آفس کے ذریعہ اس عاجز کی مخلصانہ امداد فرماتے رہے۔ انہوں نے لندن میں۔ جرمنی میں مذہبی امور کے انچارج مسٹر ردیٹرمن سے ملاقات کر کے معاملہ کی اہمیت کو ان پر واضح کیا۔ برادرم عبداللہ کوسے جو کہ جماعت ہمبرگ کے سرگرم رکن ہیں میری ان تمام امور میں اخلاص سے امداد فرماتے رہے۔ اور افسران کے ساتھ اکثر ملاقاتوں میں میرے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے ایمان اور اخلاص میں ترقی دے۔ ان تمام کارروائیوں کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ خاکسار کے ویزا میں اوائل اگست تک توسیع ہو چکی ہے۔ آئندہ انشاء اللہ مزید توسیع ہوتی رہے گی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اب جرمنی میں قیام مشن کی دیرینہ ضرورت کو محض اپنے فضل و کرم سے پورا کر دیا ہے۔

ریڈیو پر اسلام کا ذکر

عرصہ زیر رپورٹ میں افسران ریڈیو سے تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ محکمہ ریڈیو میں برادرم عبداللہ کے ایک دوست مسٹر Wilkins ملازم ہیں۔ چنانچہ ایک روز ان کے مکان پر برادرم عبداللہ اور برادرم شیخ ناصر احمد صاحب کے ہمراہ انہیں ملنے کے لئے جانے کا موقع ملا۔ ان سے دیر تک مختلف امور کے متعلق گفتگو کی۔ ان کی وساطت سے محکمہ متعلقہ کے چیف مسٹر Rheinlatz سے ملاقات کا انتظام کیا گیا۔ ان سے تین دفعہ ہم نے ملاقات کی۔ اسی طرح محکمہ متعلقہ کے ایک اور افسر Walter-D-Schulz سے ملاقات کی۔ ان ملاقاتوں کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلی دفعہ ریڈیو پر پاکستان اور اسلام کے متعلق مورخہ ۱۸ فروری کو برادرم ناصر احمد صاحب اور خاکسار کی ایک گفتگو ریکارڈ کی گئی۔ اس گفتگو میں ہم نے بعض سوالات کے جواب دیئے جو کہ مسٹر Wilkins نے دریافت کئے۔ بفضلہ تعالیٰ اسلامی تعلیمات اور اسلامی نماز کے متعلق بھی خیالات کے اظہار کا موقع مل گیا۔ اسی طرح عربی میں اذان بھی اسی گفتگو میں ریکارڈ ہوئی۔ یہ گفتگو مورخہ ۲۴ فروری کو دو دفعہ براڈکاسٹ ہوئی۔ یہ تبلیغ کے کام میں وسعت پیدا کرنے کا ایک مفید ذریعہ ہے برادرم ناصر احمد صاحب کی ایک تقریر بھی اسی روز ریکارڈ کی گئی۔ جو انشاء اللہ گرمیوں میں براڈکاسٹ ہو گی۔ احباب دعا فرمادیں کہ آئندہ بھی یہ مفید سلسلہ جاری رہے۔

ہفتہ وار تربیتی اجلاس اور تربیت احباب جماعت

عرصہ زیر رپورٹ میں چھ تربیتی ہفتہ وار اجلاس منعقد کئے گئے جن میں احباب جماعت شامل ہوتے رہے خاکسار نے ان اجلاسوں میں اسلامی تعلیمات۔ اسلامی نماز اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر پر مشتمل مضامین کے متعلق پانچ تقاریر کیں۔ اب خاکسار نے قرآن کریم کا درس جاری کیا ہے چنانچہ خاکسار انگریزی تفسیر القرآن کی مدد سے درس جرمن زبان میں تیار کر کے احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہے احباب کی تربیت کے سلسلہ میں یہ سلسلہ انشاءاللہ مفید رہے گا۔

اجلاس کے علاوہ خاکسار احباب جماعت سے ان کے گھروں پر جا کر بھی ملاقاتیں کرتا رہا۔ چنانچہ برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر کے ہاں خاکسار چار دفعہ۔ برادرم عمر شوبرٹ کے ہاں دو دفعہ اور دینی اسلامی بہن منصورہ کے ہاں ایک دفعہ جانے کا موقع ملا۔ اسی طرح برادرم عبدالرحمٰن صاحب سے بھی ایکدفعہ ملاقات ہوئی۔ برادرم شیخ صاحب ان ملاقاتوں میں اکثر ہمراہ تھے۔ برادرم عبدالکریم صاحب ڈنکر دو دفعہ ہمشیرہ منصورہ ایک دفعہ اور برادرم خلیل گرائرٹ ایکدفعہ ہمارے ہاں بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ احباب جماعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھے مخلص ہیں۔ ان میں سے اکثر عربی میں نماز یاد کر چکے ہیں۔ بعض کو ابھی نماز یاد نہیں انہیں نماز یاد کروانے میں کوشاں ہوں۔ برادرم عبدالرحمٰن صاحب New Hans کو قرآن کریم پڑھانا شروع کیا ہے

(باقی صفحہ ۶ پر)

قُم باذن اللہ

وہی وہی ہے یہ آواز - قُم باذن اللہ
پھر اُس نے چھیڑ دیا ساز قُم باذن اللہ

نئی زمین نیا آسماں حیات نئی
نئے جہاں کا ہے آغاز قُم باذن اللہ

سمو گیا ہے اذاں میں پھر اسکی رحمت سے
بلالؓ کا سا ہی انداز - قُم باذن اللہ

پکارتا ہے تجھے پھر محمدؐ عربی
ہؤا ہے پھر وہی اعجاز - قُم باذن اللہ

ہؤا ہے عرش سے روح و ملائکہ کا نزول
ہو تو بھی مائلِ پرواز - قُم باذن اللہ

خدا خدا ہے پشیماں نہ ہو ہؤا سو ہؤا
ابھی ہے توبہ کا در باز - قُم باذن اللہ

کیا ہے زندہ مسیحا نے پھر تجھے تنویر
ہو تو بھی محوِ تگ و تاز قُم باذن اللہ

ثبوت ہستی باری تعالیٰ
(یا) دیدار الٰہی ۲ئ

(از حضرت صاحبزادہ پیر منظور محمدؐ صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن)

نوٹ:۔ مضمون ہذا کا پہلا حصہ اسی عنوان کے تحت ریویو آف ریلیجنز (اردو) بابت ماہ فروری ۱۹۴۵ء میں شائع ہو چکا ہے۔

عالم آخرت کی کیفیت

پہلے مضمون دیدار الٰہی ۱ئ میں بتا چکا ہوں۔ کہ انسان کی فطرت کی انتہائی اور اصلی خواہش دائمی طور پر جسمانی دکھوں سے بچنا اور دائمی طور پر جسمانی لذات حاصل کرنا ہے۔ نہ کہ چند روزہ اور ختم ہو جانے والی لذات۔ اور محدود طور پر جسمانی دکھوں سے نجات۔ اس کے سوا انسان کی جو بھی خواہش ہے۔ وہ محض انہی دو باتوں کے حاصل کرنے کے لئے ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور اسے راضی کرنے کی خواہش بھی اسی لئے ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت کے صفحہ ۷ میں فرماتے ہیں کہ "جب تم خدا تعالےٰ کو راضی کرو گے۔ تو ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے"۔ اس ارشاد میں نعمت سے مراد وہ اشیاء ہیں۔ جو جسمانی لذات کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ غرض اس ارشاد سے صریح طور پر ثابت ہے۔ کہ انسان کی مرکزی خواہش جسمانی لذات ہیں۔ انسان اور سب کچھ چھوڑ سکتا ہے لیکن جسمانی دکھ سے بچنے اور جسمانی لذات کے حاصل کرنے کی خواہش کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اس خواہش اور مدعا کے حاصل کرنے کے لئے صرف مذہب اسلام نے کامل طور پر رہنمائی کی ہے۔ نہ کسی اور مذہب نے۔ مذہب اسلام نے اس مدعا کے حاصل کرنے کے لئے دو باتیں بتائی ہیں۔ ایک تو اللہ تعالےٰ پر ایمان لانا۔ دوم عالم آخرت پر ایمان لانا۔ خدا تعالےٰ کے ہونے کا ثبوت تو میں نے رسالہ دیدار الٰہی نمبر ا میں دے دیا ہے۔ اب میں اس نمبر ۲ میں عالم آخرت کے ہونے اور اس میں مادی اشیاء کے ہونے کا ثبوت دیتا ہوں۔ کیونکہ انسان کو جسمانی لذات بغیر مادی اشیاء کے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ ذیل میں اس کے متعلق عقلی اور نقلی دونوں قسم کے دلائل لکھے جاتے ہیں۔

عالم آخرت کے ہونے کا ثبوت

(۱) پہلا ثبوت نقلی۔ قرآن شریف جو خدا تعالےٰ کا کلام ہے۔ اطلاع دیتا ہے۔ کہ مرنے کے بعد ایک دوسرا جہان ہے۔ جو دنیا کی نسبت بہتر اور دائمی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ والآخرۃ خیر و ابقیٰ۔ پس ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ عالم آخرت کے ہونے پر یقین کرے۔

(۲) دوسرا ثبوت عقلی:۔ جبکہ قرآن شریف کی دوسری تمام پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور پوری ہو رہی ہیں۔ تو یقین کرنا پڑے گا۔ کہ عالم آخرت کے ہونے کے متعلق جو قرآن شریف کی پیشگوئی ہے۔ وہ بھی ضرور پوری ہو کر رہے گی۔

عالم آخرت کی جنت میں جسمانی لذات کے ہونے کا ثبوت

بارھواں ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے دیا گیا ہے۔ ثبوت دینے سے پہلے یہ بتایا جاتا ہے کہ عالم آخرت کی جنت میں اگر جسم اور صور و اشکال اور جسمانی لذات نہ ہوں۔ تو اس کا کیا نقصان ہے، واضح ہو کہ فیج اعوج کے علماء اور صوفیاء کی کتابوں کے زیر اثر آخرت کے متعلق عام طور پر مسلمانوں کا یہی خیال ہے۔ کہ وہ ایک روحانی عالم ہے۔ اور اس کی کیفیت معلوم نہیں۔ اس خیال کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں کی توجہ آخرت کی طرف سے ہٹ گئی۔ اور پوری طرح دنیا کی طرف لگ گئی۔ اور آخرت کی طرف سے جو انسان کا اصل گھر ہے۔ جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ بے پروا ہو کر کہنے لگ گئے۔ کہ جو کچھ ہوگا وہاں جا کر دیکھا جائے گا۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ انسان کی بناوٹ کی بنیاد مادہ پر ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے۔ خلقہٗ من تراب۔ پس چونکہ انسان مادی ہے۔ اور مادی ہونے کی وجہ سے اس کا ظاہر و باطن محدود ہے۔ اس لئے اس کی توجہ ہمیشہ اپنے تصور میں مادی اور محدود شکل کو دیکھا کرتی ہے۔ اور ایسی طرف رخ کرنے سے گریز کرتی ہے۔ جہاں وہ کوئی صورت اور شکل نہ پائے۔ اس لئے روحانی چیزوں کی طرف انسان کا خیال صرف ان کے ناموں تک ہی رہتا ہے۔ کیونکہ روحانی چیزوں کی کوئی صورت اور شکل نہیں ہوتی۔ اور نہ ان کا کوئی رنگ ہوتا ہے۔ اس لئے فرشتوں کی طرف جب انسان کا خیال جاتا ہے۔ تو اپنے خیال میں ان کی کوئی شکل بنا لیتا ہے۔ چنانچہ یورپ والے فرشتوں کی تصویر نابالغ بچوں کی شکل کی بناتے ہیں۔ عام ناواقف لوگ خدا کی شکل بھی اپنے ذہن میں کچھ نہ کچھ بنا لیتے ہیں چنانچہ مثنوی میں گڈریا خدا تعالےٰ کو مخاطب کر کے کہتا ہے

دستکت بوسم بمالم پائیکت
وقتِ خواب آید بروبم جائیکت

لیکن عارف لوگ ایسا نہیں کرتے۔ کیونکہ عقل اور شریعت مانع ہے۔ غرض انسان کی فطرت کو صور و اشکال سے دلچسپی ہے۔ پس جب مسلمانوں نے سنا کہ عالم آخرت ایک روحانی عالم ہے۔ اور وہاں کی جنت کی کوئی چیز جسم اور شکل اور صورت نہیں رکھتی۔ تو جیسا کہ فطرت و قوائے انسان کی خاصیت ہے۔ کہ وہ بیکار رہنا نہیں چاہتے۔ اور کام کرنے کے لئے انہیں کسی شغل کی ضرورت ہے۔ تو ان کی توجہ عالم آخرت کی طرف سے ہٹ کر دنیا کی طرف منتقل ہو گئی۔ کیونکہ دنیا مادی اور جسمانی ہے۔ اور اس کی ہر چیز صورت اور شکل رکھتی ہے۔

اس جگہ اس بات کا بیان کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ انسان کی روح بلا وجہ اور بے فائدہ مادی اجسام اور صور و اشکال کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے میلان کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ روح کو مادہ سے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ ثبوت یہ ہے۔ کہ جس مادی چیز سے انسان کی روح کو دکھ اور تکلیف ہوتی ہے۔ اس کی طرف میلان نہیں کرتی۔ چنانچہ بدصورت عورت حنظل۔ گدھے کی آواز۔ بدبو اور چبھنے والے کپڑے سے انسان کو نفرت ہے۔ برخلاف اس کے خوبصورت عورت۔ میٹھا خربوزہ۔ بلبل کی آواز۔ ریشمی کپڑا اور عطر کی طرف انسان کو رغبت ہے۔ کیونکہ ان سے اسے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ غرض مسلمانوں نے جب آخرت کی جنت میں اپنے مطلب اور فائدہ کی بات نہ دیکھی۔ تو کہہ دیا۔ "ایہہ جہان مٹھا۔ اگلا کن ڈٹھا"

غرض فیج اعوج کے لوگوں نے عالم آخرت کی جنت کو ایک روحانی جگہ قرار دے کر مسلمانوں کے دل کو آخرت کی طرف سے پھیر دیا۔ حالانکہ قرآن شریف لوگوں کے دل کو آخرت کی طرف مائل کرنا چاہتا ہے۔ اور اس کے لئے قرآن شریف نے کثرت سے آخرت میں جسمانی نعمتوں کا نام لیا ہے۔ بعض صوفیوں نے کہا ہے۔ کہ قرآن شریف نے ایسا استعاری رنگ میں کہا ہے۔ لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے۔ جس کا ثبوت آگے آتا ہے۔

ایک اور خرابی اس اعتقاد سے یہ پیدا ہوئی۔ کہ لوگوں کو مرنا اور عالم آخرت میں جانا ناپسند ہو گیا۔ کیونکہ انسانی فطرت جسمانی لذات کو چاہتی ہے۔ اور وہاں اسے کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن اس دنیا میں جسمانی لذات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ فیج اعوج کے ان لوگوں نے مذہب اسلام کو ایسا پیچ در پیچ اور فہم سے بالا بنا دیا۔ کہ لوگوں کو اس کا سمجھنا مشکل ہو گیا۔ چنانچہ غالب تنگ آ کر کہتا ہے ؎

جائے ہے جی نجات کے غم میں
ایسی جنت گئی جہنم میں

؎ ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش کرنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ان فیج اعوج کے صوفیوں کے اس عقیدہ کے زیر اثر بعض مسلمان کہا کرتے ہیں۔ کہ جنت ایک پاک جگہ ہے۔ وہاں مرد اور عورت کے ملنے کا کام نہ ہوگا۔ حالانکہ تمام انبیاء اور اولیاء اسی کام کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ اگر خدا تعالےٰ کے نزدیک یہ کام برا ہوتا تو ان کی پیدائش کا یہ طریقہ نہ رکھتا۔ جو بات اس نے اپنے پیاروں کے لئے اس دنیا میں پسند کی۔ وہ آخرت میں ان کے لئے کیوں پسند نہ کرے گا۔

پہلے رسالہ دیدار الٰہی ۱ئ میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ انسان کا اصل مدعا دائمی طور پر اور بلا کدورت طور پر اسی قسم کی جسمانی لذات کا حاصل کرنا ہے۔ جیسی کہ اس دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ اسی مدعا کے حاصل کرنے کا مقام مذہب اسلام نے مرنے کے بعد عالم آخرت کو بتایا ہے۔ چونکہ ان لذات کے حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان کا عالم آخرت میں ویسا ہی جسم ہو۔ جیسا کہ اس دنیا میں ہے۔ اور نعمتیں بھی ویسی ہوں۔ جیسی کہ اس دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ لہٰذا اس رسالہ میں اس بات کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ کہ عالم آخرت میں انسان کا جسم ویسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ اس دنیا میں ہے۔ اور نعمتیں بھی ویسی ہی ہوں گی۔ جیسی کہ اس دنیا میں ہیں۔ اس کے لئے ذیل میں عقلی اور نقلی دونوں قسم کے ثبوت لکھے جاتے ہیں۔

پہلا ثبوت (عقلی)

دائمی اور بلا کدورت طور پر جسمانی اور روحانی خوشی حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ انسان کو جنت میں اپنے ہونے کا علم ہو۔ جیسا کہ اس دنیا میں اسے اپنے ہونے کا علم ہے۔ لیکن اس دنیا میں اپنے ہونے کا علم اس کو پیدا ہونے کے بعد یکدم نہیں ہوا۔ اور نہ بغیر اسباب اور ذرائع کے ہوا۔ بلکہ روزِ پیدائش سے آہستہ آہستہ اپنے ماحول کے علم کے ساتھ ساتھ اسے اپنے ہونے کا علم ہوا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ انسان کو اپنے ہونے کا علم اپنے حواس خمسہ کے ذریعہ سے ہوا نہ کسی اور ذریعہ سے ثبوت اس کا یہ ہے۔ کہ اگر انسان کے حواس خمسہ یکدم معطل ہو جائیں۔ یعنی انسان یا تو بیہوش ہو جائے۔ یا سو جائے۔ تو اسے نہ تو ماحول کا ہی علم رہتا ہے۔ اور نہ اپنے ہونے کا علم رہتا ہے۔ اور جونہی اسے ہوش آتا ہے۔ یا بیدار ہوتا ہے۔ تو اسے فوراً اپنے ہونے کا اور اپنے ماحول کا علم ہو جاتا ہے۔ یہاں سے ثابت ہوا۔ کہ انسان کی اپنے ہونے یعنی مَیں کہنے کی بنیاد اس کے ان موجودہ حواس خمسہ اور اسی قسم کی اشیاء کے موجود ہونے پر ہے۔ جو اس دنیا میں موجود ہیں۔ پس اگر اس کے موجودہ حواس خمسہ اور دنیا کی موجودہ قسم کی چیزیں جنت میں نہ ہوں۔ تو اسے اپنے ہونے کا علم بھی نہ ہوگا۔ لیکن چونکہ از روئے مذہب مومن کو جنت آخرت کا ملنا ضروری ہے۔ لہٰذا ضروری ہوا۔ کہ جنت آخرت میں اپنے آپ کو پہچاننے کے لئے انسان کے یہی حواس خمسہ ہوں۔ اور اسی قسم کی اشیاء ہوں۔ جو اس دنیا میں موجود ہیں۔ اور اسی قسم کا جسم اس کا ہو جس قسم کا اس دنیا میں ہے۔ کیونکہ حواس خمسہ یعنی سننے۔ دیکھنے۔ چھونے۔ چکھنے۔ سونگھنے کا تعلق بالترتیب کان۔ آنکھ۔ جلد۔ زبان ناک سے ہے۔ اور یہ پانچوں چیزیں جسم کے حصے ہیں۔ اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہاں اسی قسم کی مادی چیزیں ہوں۔ جو اس دنیا میں موجود ہیں۔ کیونکہ ان پانچوں حواس کا تعلق انہی قسم کی مادی چیزوں سے ہے۔ جو اس دنیا میں پائی جاتی ہیں۔

یہ بھی واضح ہو۔ کہ انسان کے علم اور عقل اور سمجھ اور شعور کے پیدا ہونے کا ذریعہ بھی یہی حواس خمسہ اور اسی قسم کی مادی چیزیں ہیں۔ جو اس دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کو جو الہام ہوتا ہے۔ وہ بھی اسی دنیا کی بولیوں میں ہوتا ہے۔ اور جو کشف ہوتا ہے۔ اس میں بھی دنیا کی قسم کی اشیاء ہوتی ہیں۔ پس اپنے آپ کو پہچاننے کے لئے اور جنت کی اشیاء کو پہچاننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ عالم آخرت کی جنت میں اسی قسم کا انسان

ہو جیسا کہ اس دنیا میں ہے۔ اور اسی قسم کی اشیاء ہوں جیسی کہ اس دنیا میں ہیں۔ اور انسان کے اسی قسم کے حواس ہوں جیسے کہ اس دنیا میں ہیں۔ ورنہ اگر وہاں دنیا کی موجودہ قسم کی چیزیں نہ ہوں گی۔ یا اور قسم کی ہوں گی۔ جو انسان نے نہ کبھی دیکھیں اور نہ کبھی سنیں اور نہ کبھی سونگھیں اور نہ کبھی چکھیں اور نہ کبھی چھوئیں اور نہ کبھی اس کے خیال میں گذریں۔ تو اُسے وہاں اپنے ہونے کا بھی علم نہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے موجودہ حواس کام نہیں کر رہے ہوں گے۔ آیت فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ الخ اور حدیث لَا عَیْنٌ رَاَتْ الخ کے صحیح معنے اور تشریح عنقریب آگے آتی ہے۔

یہ کہنا کہ جسموں کے اثر کو محسوس کرنے والی روح ہے نہ کہ جسم بالکل درست ہے۔ لیکن یاد رہے کہ انسان کی روح میں یہ طاقت بغیر جسم کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ روح نے جو علم حاصل کیا وہ جسم کے ذریعہ سے حاصل کیا۔ یعنی آنکھوں کے ذریعہ سے دیکھ دیکھ کر اور کانوں کے ذریعہ سے سن سن کر اور ناک کے ذریعہ سے سونگھ سونگھ کر اور جلد کے ذریعہ سے چھو چھو کر اور زبان دہن کے ذریعہ سے چکھ چکھ کر حاصل کیا ہے۔ پس درحقیقت روح کی پیدائش جسم کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذہب ہے۔ اگر جسم اور حواس خمسہ نہ ہوتے تو روح کا نام و نشان بھی نہ ہوتا روح بغیر جسم کے ہرگز تنہا نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ اس دنیا میں خواب میں آنکھ لگتے ہی روح کو ایک نیا جسم مل جاتا ہے۔ اسی طرح مرتے وقت دم نکلتے ہی روح کو ایک نیا جسم مل جائے گا۔ خواب میں فوراً نیا جسم ملنا دوسرے جہان میں فوراً نئے جسم کے ملنے کی دلیل ہے خواب کا نیا جسم آخرت کے نئے جسم کے لئے نمونہ ہے اور عالم خواب عالم آخرت کے ہونے کا ثبوت ہے درا صل خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو انسان پر ظاہر کرنے کے لئے سب سے پہلے مادہ کو پیدا کیا۔ اس کے بعد جو کچھ اس دنیا میں بنایا مادہ سے بنایا۔ پھر انسان کو مادہ سے بنا کر اس دنیا میں آباد کیا۔ اور روح کو بھی اسی مادہ ہی سے پیدا کیا۔ غرض جسمانی اشیاء اور روحانی اشیاء کے ظہور کا ذریعہ مادہ ہے۔ جس طرح پھولوں کے بیجوں میں ان پھولوں کی ہر ایک خاصیت مخفی ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے مادہ میں سب کچھ رکھ دیا۔ انسان کو بھی مادہ سے بنایا۔ جیسا کہ فرمایا خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ اس آیت میں ہٗ کی ضمیر جسم اور روح دونوں کی طرف ہے۔ کیونکہ ہٗ کی ضمیر انسان کی طرف ہے۔ اور انسان جسم اور روح سے مرکب ایک شے ہے۔ یعنی انسان جامع ہے روح اور جسم اور تمام قویٰ ظاہری اور باطنی کا۔

(باقی)

(بقیہ صفحہ ۴)

تبلیغی ملاقاتیں!

ہمارے احمدی بھائی عبد الرحمٰن صاحب new Hame کے والدین ابھی جماعت میں شامل نہیں ہیں ہمارے بھائی اپنے والدین کو اکثر تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ ایک روز برادرم ناصر احمد اور خاکسار اُن کے مکان پر گئے۔ اور انکے والدین سے اسلامی تعلیمات کے متعلق گفتگو کی اسی طرح برادرم عبد الکریم ڈنکر کی اہلیہ بھی ابھی جماعت میں شامل نہیں۔ ان سے بھی گفتگو کرنے کے مواقع ملتے رہتے ہیں ایک دوست مسٹر Brandt سے بھی ہم دونوں کو گفتگو کرنے کا موقعہ ملا یہ دوست دیر سے زیر تبلیغ ہیں۔ اسی طرح ایک دوست مسٹر [illegible] ملنے آئے۔ ان سے بھی اسلام کے متعلق گفتگو ہوئی مسٹر [illegible] سے بھی اسلام کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ ملا

ایک میٹنگ میں شمولیت

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک سوسائٹی کی طرف سے اسلام کے متعلق تقریر کرنے کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھایا گیا۔ برادرم ناصر احمد اور خاکسار شمولیت کے لئے گئے۔ برادرم شیخ صاحب نے اسلام کے متعلق نصف گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں اسلامی تعلیمات کی برتری کو مختلف دلائل پیش کرتے ہوئے واضح کیا بعد ازاں دیر تک گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ حاضرین نے کئی ایک سوالات دریافت کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ بعد میں برادرم عبد اللہ بھی تشریف لائے۔ اور انہوں نے بھی بعض امور کی وضاحت کی اور [illegible] بھی اس سوسائٹی کا تقاریر کروانے کا خیال ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ سلسلۂ تقاریر مفید ثابت ہو۔

برادرم شیخ ناصر احمد صاحب کی آمد

برادرم شیخ ناصر احمد صاحب ۲۷ جنوری کو سوئٹزرلینڈ سے چند ایام کے لئے تشریف لائے۔ ان کا قیام تبلیغی اور تربیتی مساعی کے سلسلہ میں بہت مفید ثابت ہوا اپنے مخلص بھائی سے دیر کے بعد ملاقات کر کے اس عاجز کو خوشی ہوئی۔ قریباً ۳ ہفتہ کے قیام کے بعد آپ ۱۹ فروری کو ہالینڈ کے رستے واپس سوئٹزرلینڈ تشریف لے گئے۔

درخواست دُعا

مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری عرض کرنے کے بعد یہ عاجز اپنے پیارے آقا سیدنا و امامنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مشن کے قیام کے سامان بہم پہنچائے ہیں۔ خاکسار تربیتی اور تبلیغی کوششوں میں مصروف ہے۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں ایک مخلص جماعت جرمن احمدیوں پر مشتمل موجود ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ خدا تعالیٰ اس پودہ کی آبیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جلد از جلد تمام جرمنی میں استحکام اور اشاعت احمدیت کے سامان بہم پہنچا دے۔ ایک بہت بڑا کام ہمارے سپرد ہے۔ ہمارے ذرائع مسدود ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضلوں کے ہم اُمیدوار ہیں۔ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ اسلام کا جھنڈا اکناف عالم میں پوری کامیابی کے ساتھ لہراتا ہوا نظر آئے۔ اور ہم جوق در جوق لوگوں کو حلقہ بگوش احمدیت ہوتے دیکھ سکیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین اللّٰھم آمین

جملہ امراء صاحبان جماعت ہائے سلسلہ توجہ فرمائیں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت کی طرف سے ایک تجارتی و صنعتی ایوان کی تشکیل کی گئی ہے۔ اور گورنمنٹ آف پاکستان سے اسے رجسٹرڈ کروایا گیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے۔ کہ آپ اپنے علاقہ کے تاجر و صناع احباب کو اس میں شامل ہونے کی تحریک فرمادیں۔ حضور اقدس کا منشاء ہے۔ کہ جماعت کے جملہ تاجر و صناع احباب جلد منظم ہو کر تجارت و صنعت کے میدان میں دوسروں سے آگے نکل جائیں۔

نیز براہ کرم اپنے علاقہ کے تاجر و صناع احباب کے ناموں اور پتوں سے دفتر ہذا کو فوراً اطلاع بخشیں۔ (وکالت صنعت و حرفت جودھامل بلڈنگ لاہور)

قابل توجہ احباب ضلع سیالکوٹ

مکرم محمد شفیع صاحب ولد اللہ بخش صاحب احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور حال قادیان کے جاننے والے احباب جس وقت یہ اعلان پڑھیں فوراً اطلاع دیں۔ کہ آج کل وہ کہاں ہیں۔ ان کی بیوی اور بچے سخت تکلیف میں ہیں۔ اگر ایک ماہ تک اُن کا پتہ نہ چلا۔ تو ان کی بیوی کی درخواست پر قانون شریعت کے مطابق غور کیا جائے گا۔

نوٹ:۔ سُنا گیا ہے کہ وہ ضلع سیالکوٹ میں کسی جگہ مقیم ہیں۔ (ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

فوری ضرورت

دفتر وکیل المال تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور میں ایک میٹرک پاس اور دفتری امور کا تجربہ رکھنے والے کلرک کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب دفتر میں تشریف لاکر ملیں۔ (نائب وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اعلان برائے احمدی صاحبان علاقہ سندھ

چونکہ ہمارا جلسہ سالانہ بمقام ربوہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس لئے ارادہ ہے کہ احباب کی آسانی کے لئے ریلوے سے ایک اسپیشل بوگی ریزرو کرائی جاوے۔ جو کہ حیدرآباد سندھ سے انشاء اللہ روانہ ہوگی۔ جو لوگ سندھ سے جلسہ پر جانا چاہتے ہوں۔ اپنا نام مندرجہ ذیل پتہ پر جلد سے جلد ارسال کر دیں۔ تاکہ اُسی تعداد کے مطابق انتظام کیا جا سکے۔ (خاکسار، عبد الغفار سیکرٹری امور عامہ۔ فوٹو اسپیڈ کمپنی حیدرآباد سندھ)

اعلان

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولوی محمد عبد اللہ صاحب دیہاتی مبلغ سکنہ فتح پور ضلع گجرات کا وقف بوجہ سلسلہ کے کام سے عدم توجہ برتنے کے توڑ دیا ہے۔ لہٰذا انہیں تبلیغی کام سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ضرورت ہے

مجلس تعلیم کے لئے ایک ایسے کلرک کی ضرورت ہے۔ جو ٹائپ جانتا ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی خواہشمند دوست خاکسار کو اپنی درخواستیں بھجوا دیں (اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس تعلیم جودھامل بلڈنگ لاہور)

اعلان

چوہدری محمد بوٹا صاحب کا تقرر بطور سیکرٹری مال و محاسب جماعت احمدیہ چک ۵۷ گ ب گھیالکلاں ضلع لائلپور منظور کیا جاتا ہے۔ (نظارت بیت المال)

کہاں ہیں

سید عبد الحمید صاحب ولد سید عنایت شاہ صاحب لدھیانوی آج کل جہاں کہیں ہوں۔ نظارت ہذا کو اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر اُن کے کسی رشتہ دار یا اُن کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں (ناظر بیت المال ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ)

پتہ مطلوب ہے

مجھے ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جو بذریعہ میجک لینٹرن تبلیغ کیا کرتے تھے کا پتہ درکار ہے۔ اگر وہ اس اعلان کو خود پڑھیں یا کسی دوست کو معلوم ہو تو پتہ سے مطلع فرمائیں۔ مجھے تبلیغی کام کے لئے مشورہ کرنا ہے۔ (محمد ذکاء اللہ خان پتوکی۔ ایم۔ بی۔ سکول ضلع لاہور)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

پاکستان کا ارضیاتی اور موسمیاتی ادارہ

کوئٹہ ۱۶ مارچ:۔ پاکستان کے کان کنی کے چیف انسپکٹر مسٹر ایم لیسن نے کل بلوچستان سکرٹریٹ کے کمیٹی روم میں ایک جلسہ طلب کیا۔ اس میں پاکستان کے لئے کان کنی۔ ارضیاتی اور موسمیاتی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اس جلسہ میں ماہر ارضیات۔ کان کنی کے انجنیئر اور ماہر موسمیات کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ کان کنوں کی مختلف انجمنوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ ادارہ کا آئین بنانے اور ممبر بھرتی کرنے کے لئے ایک ایڈھاک کمیٹی بنائی گئی ہے جس کے صدر ڈاکٹر انوار الحق اور سیکرٹری مسٹر کے منتخب ہوں گے۔ (اسٹار)

پاکستان ہائی کمشنر کے اعزاز میں استقبالیہ

لندن ۱۶ مارچ:۔ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ منگل کے دن لوبرو (لنکا شائر) انجینیرنگ کالج تشریف لے جائیں گے۔ جہاں پاکستانی آنسیسر جنہوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ان کو ایک استقبالیہ دے رہے ہیں۔

یہ موقع بڑی دلچسپی کا ہوگا۔ کیونکہ اس استقبالیہ میں کالج کے پرنسپل اور گورنر لوبرو کے مشیر اور مقامی اراکین پارلیمنٹ شرکت کریں گے۔ (اسٹار)

برطانوی نمائندہ کی مصری وزرا سے ملاقات

قاہرہ ۱۵ مارچ:۔ برطانوی سفیر سر رونالڈ کیمبل نے کل ذات مصری وزیر خارجہ خشابہ پاشا وزیر مالیات حسین فہمی بے۔ اور مالی انڈر سیکرٹری عبد الجلیل العماری سے ملاقات کی

اسٹار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ سپنے اور زر نقد کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ اور برطانوی مصری تجارتی معاہدہ بھی زیر بحث آیا۔ لیکن سرکاری طور پر اس کے متعلق تبصرہ نہیں مل سکا۔ (اسٹار)

دیوان ڈنگومل کی رہائی!

کراچی ۱۶ مارچ۔ حیدر آباد میونسپلٹی کے سابق صدر دیوان ڈنگومل کو ۱۲ مارچ کو رہا کردیا گیا۔ انہیں سندھ پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گذشتہ سال ستمبر میں ۶ ماہ کے لئے زیر حراست کر لیا گیا تھا۔ (اسٹار)

اعلان نکاح

احمدی بیگم ولد عبد الستار صاحب مرحوم موضع اٹھوال کا نکاح ناظر حسین ولد علی اکبر موضع بھینی کے ساتھ بعوض ۵۰۰ صد روپیہ حق مہر پر چوہدری بشیر محمد تلونڈی جھنگلاں نے پڑھا۔ تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

مشرقی بنگال میں حالات بہت سدھر گئے ہیں!

(نائب ہائی کمشنر ہند)

ڈھاکہ ۱۶ مارچ:۔ پاکستان میں نائب ہائی کمشنر ہند مسٹر سنتوش کمار باسو نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ گذشتہ تین ماہ کے اندر مشرقی بنگال کی عام صورت حال بہت بہتر ہو گئی ہے۔ مسٹر باسو نے کہا۔ کہ دہلی میں بین المملکتی سمجھوتے کے فوراً بعد ڈپٹی ہائی کمشنر کے دفتر کے قیام سے اقلیتوں میں بڑا اعتماد پیدا ہو گیا ہے

اگر دونوں مملکتیں اس سمجھوتے پر عمل درآمد کرتی رہیں۔ تو یہ صورت حال قائم رہے گی۔

مسٹر باسو نے کہا کہ ان کا خاص کام ہندوستانی باشندوں کے مفاد کا خیال رکھنا ہے۔ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ ان باشندوں کی کل تعداد یہاں کتنی ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن اس سے ہندوستانی باشندوں کے تجارتی مفاد کی راہ میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔

جب ڈپٹی ہائی کمشنر کی توجہ متنازعہ فارع کی طرف دلائی گئی۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ یہ نہایت ضروری ہے کہ بنگال کے دونوں حصے لاقانونی عناصر کو کچل دینے کے لئے اشتراک سے کام کریں۔

ان سے سوال کیا گیا کہ ملک فیروز خان کی تجویز کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان ایک "عدم مخاصمت" کا معاہدہ ہو جانے کے متعلق ان کا خیال کیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس سوال کا جواب دینا ان کا کام نہیں ہے۔ لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ دونوں ہمسایہ مملکتوں کے درمیان مخاصمت کا سوال کیسے پیدا ہوتا ہے۔ جب کہ یہ دونوں بہت سی قدرتی باتوں میں ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ اور اقوام متحدہ کے رکن ہیں۔ (اسٹار)

جعفر جمالی نے قبائلی فیڈریشن سے استعفا دے دیا

کراچی ۱۶ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار جعفر خان جمالی ایم ایل اے (سندھ) اور سابق صدر جیکب آباد مسلم لیگ نے بلوچستان کی قبائلی فیڈریشن کی سکرٹری شپ سے استعفا دیدیا ہے۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور سندھ مسلم لیگ سے شدید احتجاج کرنے کے بعد مستعفی ہوئے ہیں۔ مسلم لیگ کے دستور کے مطابق کوئی لیگی دوسری سیاسی جماعت کا رکن نہیں بن سکتا ہے یہ یاد ہوگا۔ کہ قبائلی فیڈریشن بطور ایک سیاسی جماعت کے میدان میں آئی ہے۔ اور اپنے آپ کو بلوچستانیوں کی اکثریت کا نمائندہ بتاتی ہے۔ (اسٹار)

یورپ اور مشرق وسطیٰ میں پاکستان کی مقبولیت

کوئٹہ ۱۶ مارچ۔ مغربی پنجاب کے صحافتی اور تعلقات عامہ کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر مسٹر عزیز بیگ یورپ اور مشرق وسطیٰ کا ۱۲ ہفتہ تک دورہ کرنے کے بعد کل یہاں پہنچے۔ انہوں نے اسٹار سے ایک انٹرویو میں کہا کہ دو بارہ پاکستان اور اس کے باشندوں کی عظمت کے متعلق قابل فخر احساسات لیکر واپس آیا ہوں۔ جن جن ملکوں میں میں گیا ہوں۔ میں نے وہاں پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کا خواہاں ہے

مصر میں دوسرے لوگوں کے علاوہ مسٹر عزیز بیگ نے مفتی اعظم۔ عزام پاشا اور نحاس پاشا سے ملاقات کی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے دورہ کا مقصد اول تو قیام پاکستان کے متعلق ان ملکوں کے ردعمل کو معلوم کرنا تھا۔ دوسرے ان ملکوں کے مجلسی۔ سیاسی اور اقتصادی حالات کا مطالعہ کرنا تھا۔ اور تیسرے اخباروں سے رابطہ قائم کرنا مسٹر عزیز بیگ آج لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔ (اسٹار)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی!

بعدالت شیخ فاروق احمد صاحب بی سی ایس جج مطالبہ خفیفہ۔ لاہور

مقدمہ خفیفہ ۵ بابت ۱۹۴۹ء

مسماۃ بتول بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبد الواحد قوم ارائیں سکنہ محلہ چوہالہ اندرون بھاٹی دروازہ۔ لاہور مدعیہ

بنام

عبد الغفور ولد میاں رحیم داد خان قوم راجپوت سکنہ محلہ چوہالہ اندرون بھاٹی دروازہ لاہور۔ مدعا علیہ

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۱۶۰/- بابت کرایہ در $1\frac{5}{47}$ لغایتہ $\frac{12}{48}$ ۳۱ بحساب ۸/- روپیہ ماہوار

اشتہار بنام عبد الغفور مذکور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ بالاعنوان میں عدالت ہذا کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ مذکور دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ اور روپوش رہتا ہے۔ اور معمولی طریقے سے اس پر تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ضابطہ دیوانی برخلاف عبد الغفور مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ تاریخ ۲۹ ماہ مارچ ۱۹۴۹ء بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ نیز اسے حکم دیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ تاریخ پیشی برائے انتقال مقرر ہے۔ اس لئے وہ اپنا ثبوت ہمراہ لاوے۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ مارچ ۱۹۴۹ء بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

آل انڈیا ریڈیو کیلئے امریکی ٹرانسمیٹرز

بمبئی ۱۶ مارچ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا ریڈیو کے اہم ریڈیو اسٹیشنوں میں آئندہ چھ ماہ کے اندر اندر پچاس کلو واٹ کے چھ اور دس کلو واٹ کے دو ٹرانسمیٹر لگا دیئے جائینگے۔ حکومت ہند نے یہ ٹرانسمیٹر ولسٹنگ ہاؤس کمپنی لمیٹڈ امریکہ سے ۳۲ لاکھ روپیہ میں خریدے ہیں۔ کمپنی کے پروجکٹ مینجر مسٹر جان ایچ فلچر مدراس اور کلکتہ میں اس پلان پر عمل کرانے کے لئے ہندوستان آئے ہوئے ہیں (اسٹار)

مشرقی بنگال میں بنگالی زبان کی اصلاح

ڈھاکہ ۱۶ مارچ۔ حکومت مشرقی بنگال نے فیصلہ کیا ہے کہ مشرقی بنگال میں بنگالی زبان کو معیاری اور سہل بنانے اور نئے سرے سے اصلاح کرنے کے لئے ۱۵ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جائے گی۔ مولانا محمد اکرم خاں کو اس کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

—— ڈھاکہ ۱۶ مارچ معلوم ہوا ہے کہ مستقبل قریب میں مغربی بنگال کے وزیر اعظم ڈاکٹر بی۔ سی۔ رائے مشرقی بنگال کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین سے ملنے ڈھاکہ جائیں گے۔ (اسٹار)

خواجہ عبدالرحیم کمشنر (آئی سی ایس) "زیر تعطل" کیخلاف انکوائری کا دوسرا دن

پیر احسن الدین اور مسٹر عبداللہ جان کی شہادتیں

لاہور ۱۶ مارچ۔ خواجہ عبدالرحیم آئی سی ایس کمشنر (زیر تعطل) کی انکوائری کا آج دوسرا دن تھا۔ سپیشل ٹربیونل کی عدالت میں جو چیف جسٹس مسٹر عبدالرشید اور مسٹر جسٹس محمد شریف پر مشتمل تھا ٹھیک دس بجے سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر جو وزارت کے ٹوٹنے سے پیشتر مغربی پنجاب کے سابق وزیر اعظم خان ممدوٹ کے پرائیویٹ سکرٹری تھے۔ کی شہادت شروع ہوئی گورنمنٹ کی طرف سے شیخ منظور قادر اور خواجہ صاحب کی طرف سے سابق ایڈووکیٹ جنرل مسٹر سلیم پیش ہوئے۔

پیر صاحب نے شہادت کے اوائل میں بتایا کہ میں جب ۲۷ دسمبر کی صبح کو کراچی گیا۔ تو مجھے خان ممدوٹ نے کہا تھا کہ میں خواجہ شہاب الدین سے ملکر یہ دریافت کروں کہ آیا مرکز ممدوٹ اور دولتانہ چپقلش میں کوئی دلچسپی تو نہ لے گا۔ ان دنوں عدم اعتماد کے ووٹ کا سلسلہ جاری تھا اور مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ایک گروپ نے صدر پارٹی کو عدم اعتماد کا نوٹس دے رکھا تھا۔ مجھے جاتے وقت خواجہ عبدالرحیم نے کہا کہ میں وہاں غلام احمد پرویز سے ملکر یہ پتہ چلاؤں کہ کیا ان کے ڈائرکٹر جنرل آف سول ڈیفنس لگنے کا کوئی چانس ہے۔ کیونکہ اس خوف کی وجہ سے کہ خان ممدوٹ کے حامیوں کے خلاف بعد میں کوئی کارروائی ہوگی لہذا میں خواجہ صاحب اور راجہ حسن اختر (جو اجکل معطل ہیں) جلد از جلد مرکز میں چلے جانے کے خواہشمند تھے۔ کراچی میں خواجہ شہاب الدین نے مجھے بتایا کہ مرکز خواہ مخواہ صوبائی سیاسی مناقشے میں مداخلت نہیں کرے گا۔ کراچی میں مجھے معلوم ہوا کہ خواجہ عبدالرحیم کو ڈائرکٹر جنرل نہیں لیا گیا۔

اس کے بعد پیر احسن الدین نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ خواجہ صاحب نے ۲ جنوری کو مجھ سے مرکز کو بھیجی جانیوالی سفارشی کاغذات اور اپنی کنفیڈنشل پرسنل فائل مانگی۔ اسی دن مجھے معلوم ہوا کہ وزیر اعظم یہ نہیں چاہتے کہ خواجہ صاحب کے خلاف جو گورنر نے ریمارکس دیئے ہیں وہ بھی ان تک پہنچیں۔ خواجہ عبدالرحیم بھی یہی چاہتے تھے کہ وہ ریمارکس مرکز میں ان کی فائل کے ساتھ نہ جائیں۔ میں نے انہیں کو بتلایا تھا کہ ان ریمارکس کا روک لینا مشکل ہے۔ لیکن وہ اس بات پر مصر تھے کہ وہ وزیر اعظم کے ریمارکس کے ساتھ جائیں۔ میرے دل میں یہ بات ضرور تھی کہ اگر وہ ریمارکس خواجہ صاحب تک چلے گئے تو وہ انہیں تلف کر دینگے۔

پیر صاحب نے عدالت کو بتلایا کہ ۱۱ جنوری کو مجھے چیف سکرٹری کی زبانی معلوم ہوا کہ گورنر کو بعض کاغذات روک دینے کا علم ہوا ہے۔

بیان کے دوران میں ایک جگہ پیر احسن الدین نے کہا خواجہ عبدالرحیم نے وزیر اعظم سے تصدیق کرانے کے لئے اپنے متعلق خود جو ریمارکس لکھے تھے میں ان سے متفق نہ تھا۔ کیونکہ میں نے جو ڈرافٹ تیار کیا تھا۔ اس میں راولپنڈی میں کمشنری کے آخری ایام میں ہر دلعزیز ہو جانے کا ذکر تھا۔

بیان کے دوران میں آپ نے کہا میرا خیال تھا کہ اگر گورنر کے ریمارکس فائل کے ساتھ چلے بھی جائیں تو خواجہ صاحب کو کوئی گزند نہ پہنچے گی۔ گو ان ریمارکس میں یہاں تک درج تھا کہ خواجہ عبدالرحیم کی شہرت اور دیانت اس قدر بری ہے۔ جتنی آجتک کسی افسر کی نہیں دیکھی گئی۔

جرح کے دوران میں پیر احسن الدین نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میں اسوقت تک خواجہ عبدالرحیم کے خلاف نہیں ہوا۔ جب تک وہ نہیں ہوئے پھر عدالت کی خاص اجازت سے آپ نے خواجہ صاحب سے اختلاف ہو جانے کا واقعہ سنایا۔ ایک سوال کے جواب میں پیر صاحب نے کہا مجھے معلوم تھا کہ خواجہ صاحب کی مدد کرتے ہوئے کاغذات روکنے کی ذمہ واری مجھ پر آئے گی۔ لیکن میں اپنے دوست کی تحقیر چاہتا تھا۔ اس ہمدردی کی وجہ سے میں نے ۱۵ جنوری اور ۱۷ جنوری کے نوٹ اس طرح لکھے جو جزوی طور پر ٹھیک تھے۔ آپ نے کہا میں نے ۱۶ فروری کو اپنا بیان لکھکر گورنر کو دیدیا تھا۔ پیر صاحب نے فائل پر دو ایک اور نوٹوں کے متعلق بھی تسلیم کیا۔ کہ وہ صرف جزوی طور پر ہی درست تھے۔

پیر صاحب کے بعد مرکزی حکومت کے اسسٹنٹ سکرٹری مسٹر عبداللہ جان کی شہادت قلمبند ہوئی جس میں انہوں نے دفتری امور کے متعلق معلومات بہم پہونچاتے ہوئے بتایا کہ غلام احمد پرویز کا افسروں کے تعین و تقرر والے شعبے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ کبھی سیلیکشن بورڈ کے ممبر نہیں ہے کیونکہ وہ صرف سکرٹری ہوتے ہیں۔

(نامہ نگار خصوصی)

روسی ایجنٹ اسرائیل کو اپنا علاقہ وسیع کرنے پر اکسا رہے ہیں
—— مشرق وسطی کے تیل پر روس کی نگاہیں

قاہرہ ۱۶ مارچ۔ ایک مقالہ افتتاحیہ میں "اخبار المعظم" نے روس کی تیل کی پالیسی پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اس ضمن میں حکومت اسرائیل کے ساتھ اس کے تعلقات کا بھی ذکر کیا ہے۔

اخبار مذکور کا کہنا ہے کہ روس میں اس وقت تیل کی موجودہ پیداوار اس کے پانچ سالہ پلان کے لئے اطمینان بخش نہیں ہے۔ لہذا روسی حکومت اپنی ہمسایہ حکومتوں کے تیل کے وسائل پر نگاہ رکھنے پر مجبور ہے اور درحقیقت اس نے رومانیہ، آسٹریا اور ہنگری میں تیل کے چشموں پر اپنی آہنی بندشیں لگا رکھی ہیں۔

اخبار کا کہنا ہے کہ مشرق وسطی میں صورت حال مختلف ہے۔ ایرانی عوام روس کو تیل کی مراعات دینے سے اس لئے ہچکچا رہے ہیں کہ کہیں ان کا حال بھی ہنگری کے عوام کا سا نہ ہو جائے۔ اور ان کا ملک روسیوں کے قبضہ میں چلا جائے۔

اخبار لکھتا ہے کہ روس کو مشرق وسطی کے تیل کے دور دراز علاقوں تک پہنچنے میں دقتوں کا سامنا کرنا ہوگا۔ پھر بھی وہ ان تمام علاقوں میں تیل کی پیداوار کی راہ میں روکاوٹیں ڈالنے کے لئے ہر ممکن کوششیں کام میں لائے گا۔ اپنی رکاوٹ پیدا کرنے والی پالیسی پر عمل درآمد کرنے کے لئے روس مسئلہ فلسطین سے کام لے رہا ہے۔ وہ صیہونی تحریک کو قوت پہنچا رہا ہے تاکہ مشرق وسطی میں گڑبڑ پیدا ہو۔ اور عرب مغربی طاقتوں کی بالعموم اور برطانیہ اور امریکہ کی بالخصوص مذمت کریں۔ اس کا آخری مقصد یہ ہے کہ وہ ایسی صورت حال پیدا کر دے کہ عرب اپنے علاقوں میں کام کرنے والی مغربی آئل کمپنیوں کو ان علاقوں سے نکل جانے کا حکم دے دیں۔

روسیوں نے اپنے بہت سے ایجنٹوں کو جن میں تیل کے ماہرین بھی ہیں "اسرائیل" اپنے لیگیشن میں بھیج دیا ہے۔ تاکہ وہ یہودیوں کو علاقہ وسیع کرنے پر اکسائیں

اخبار مذکور لکھتا ہے۔ کہ روس عالمگیر اقتدار کا بری طرح خواہشمند ہے تاکہ اس کے اپنے عوام کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جا سکے اور وہ عالمگیر تہذیب میں اپنی حالت پر غور نہ کرنے پائیں۔ —— (اسٹار)

غیر ملکی سروس میں بلوچستان کو داخل کیا جائے

کراچی ۱۶ مارچ۔ بلوچستان مسلم لیگ کے نائب صدر مسٹر قادر بخش نے ایک اخباری بیان میں وزیر خارجہ سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر ملکی سروس میں بلوچستانیوں کو مناسب نمائندگی دیں۔ اس سروس کے لئے عنقریب انتخاب ہونیوالا ہے (اسٹار)

برطانیہ میں شامی افسر

لندن ۱۶ مارچ۔ لفٹنٹ سعد ہمت نے جوان نوشامی افسروں میں سے ہیں جو برطانیہ میں تربیت پا رہے ہیں۔ شامی لگیشن کے ایک غیر رسمی جشن میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر برطانیہ میں شام کے وزیر ڈاکٹر نجیب ارمنزی نے ان کو ایک فوجی سارٹیفکیٹ پیش کیا۔ یہاں جو شامی افسر تربیت پا رہے ہیں ان میں یہ پہلے افسر ہیں۔ جن کو ایسا سارٹیفکیٹ ملا ہے۔ دوسرے افسروں کو بھی ایسے سارٹیفکیٹ جلد ملنے کی توقع ہے (اسٹار)

لاس بیلہ کے معدنی وسائل

کوئٹہ ۱۶ مارچ۔ حکومت پاکستان کے شعبہ ارضیات کے ماہرین افسران کا ایک گروپ ریاست لاس بیلہ کے معدنی وسائل، پوٹاش سنگ ستیم سالٹ وغیرہ کا سروے کریگا۔ (اسٹار)